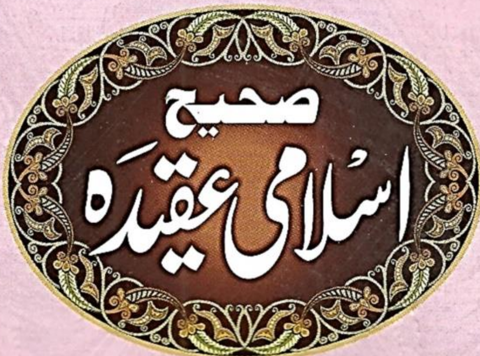


پہلا مرحلہ





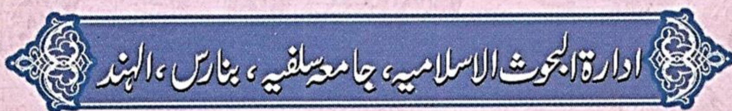
تالیف

عقیدہ کے ماہر اساتذہ کی ایک جماعت

مراجعہ

منتخب علماء

ناشر







پہلا مرحلہ

صحیح اسلامی عقیدہ

اول

تالیف

عقیدہ کے ماہر اساتذہ کی ایک جماعت

مراجعہ

منتخب علماء

ناشر: ادارۃ البحوث الاسلامیۃ، جامعہ سلفیہ، بنارس

سلسلۂ اشاعت	:	(۴۲۰/۱)
نام کتاب	:	صحیح اسلامی عقیدہ
تالیف	:	عقیدہ کے ماہر اساتذہ کی ایک جماعت
مراجعہ	:	منتخب علماء
ناشر	:	ادارۃ البحوث الاسلامیۃ، جامعہ سلفیہ، بنارس
اشاعت اول	:	جمادی الآخرۃ ۱۴۲۵ھ / اگست ۲۰۰۴ء
اشاعت دوم	:	رجب ۱۴۲۸ھ / اگست ۲۰۰۷ء
اشاعت سوم	:	صفر ۱۴۳۲ھ / جنوری ۲۰۱۱ء
مطبع	:	سلفیہ آفسیٹ پریس، بنارس

ملنے کا پتہ

مکتبہ سلفیہ، بی ۱۸/۱ جی، جامعہ سلفیہ مارگ، ریوڑی تالاب

بنارس - ۲۲۱۰۱۰ (الہند)

MAKTABA SALAFIAH
B. 18/1-G, Jamiah Salafiah Marg,
Reori Talab, Varanasi-221010. (India)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

اسلام میں عقائد کی اہمیت واضح ہے، قرآن وحدیث کے بیانات سے اولین تاثر یہی ملتا ہے، مکی عہد میں قرآن کا جو حصہ نازل ہوا اس میں وضاحت سے بنیادی عقائد کا بیان ہے، اور رسول اکرم ﷺ نے اپنی تیرہ سالہ مکی زندگی میں عقائد کی تعلیم پر بہت زیادہ توجہ فرمائی، حدیث شریف اور سیرت کے واقعات سے اس کا ثبوت ملتا ہے، بندوں کے گناہ بخشے جانے سے متعلق حدیث نبوی میں جو وضاحتیں ہیں ان سے بھی اس شعبہ کی اہمیت معلوم ہوتی ہے، قرآن کریم کی ایک آیت میں تو یہاں تک وعید ہے کہ اللہ تعالی شرک کو کبھی معاف نہ فرمائے گا۔

محدثین عظام اور ائمہ دین کو اس اہمیت کا پورا احساس تھا، اسی لئے انہوں نے اس موضوع پر مفید اور ضخیم کتابیں لکھیں، اور امت کی رہنمائی کی خدمت انجام دی۔

دینی علوم کی ترقی کے اس عہد میں بھی علمائے حق اس علم کی خدمت میں مصروف ہیں، ان کی کاوشوں سے ایک طرف عقیدہ کے موضوع کی

قدیم کتابیں تحقیق وتحشیہ کے ساتھ طبع ہو رہی ہیں، اور دوسری طرف اس موضوع پر ضرورت کے مطابق کتابیں تصنیف کی جارہی ہیں، ان کتابوں میں درسی کتابیں اور عام مطالعہ کی کتابیں دونوں شامل ہیں، یہ سطور جس کتاب کے اردو ترجمہ کے لئے لکھی گئی ہیں اسے درسیات میں اہمیت حاصل ہے، یہ کسی فرد کی نہیں بلکہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اور جامعۃ الامام محمد بن سعود ریاض کے صاحب نظر اساتذہ کی ایک ٹیم کی تیار کردہ ہے، اور اس پر ماہرین تعلیم ونصاب نے نظر ثانی کی ہے۔ کتاب کی اسی خصوصیت کے پیش نظر جامعہ سلفیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللہ سعود صاحب حفظہ اللہ نے اس کا ترجمہ کرنے اور نصاب میں داخل کرنے کی خواہش ظاہر کی، جس سے جامعہ کی تعلیمی کمیٹی نے اتفاق کیا۔ ترجمہ کی خدمت جامعہ کے معروف وقدیم استاذ مولانا عبدالوہاب حجازی حفظہ اللہ نے انجام دی ہے، اور سلیس ودل کش ترجمہ کیا ہے، جو موضوع سے ان کی ہم آہنگی اور زبان وبیان پر قدرت کا ثبوت ہے، اس ترجمہ کو خاکسار نے موصوف کے ساتھ بیٹھ کر لفظ بہ لفظ پڑھا ہے۔

مصنفین کی ٹیم نے اپنے مختصر مقدمہ میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ وہ اس کتاب کو پوری اسلامی دنیا کے لئے لکھ رہے ہیں، اور انہیں یقین ہے کہ اس کے ذریعہ اسلامی عقیدہ کو سیکھنے اور مسلمانوں کے حالات کی اصلاح کرنے میں مدد ملے گی، اور اللہ کے کرم سے ایسی نسل تیار ہوگی جو

امت کی صلاح ونجات کے لئے دعوت کا کام کرے گی۔

مصنفین نے ذیل کے موضوعات کو کتاب میں عمدہ اور سادہ عبارت واسلوب میں بیان کیا ہے:

ایمان، عبادت، توحید، شرک، کفر، نفاق، وسیلہ، شفاعت، بدعت، ولایت، محبت رسول ﷺ، حقوق صحابہ، اہل سنت کی تعیین۔ ان موضوعات کے ذیل میں بہت سی ضروری اور مفید تفصیلات آ گئی ہیں جن سے عقائد کے مسئلہ میں پڑھنے والے کو پوری تشفی حاصل ہو جاتی ہے۔ صحیح عقیدہ کی تعلیم واشاعت کے سلسلہ میں مصنفین کے اخلاص کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ کتاب کی تیاری کے بعد انہوں نے اسے براعظم افریقہ کے بعض مدارس میں اور وہاں منعقد ہونے والے تدریبی دوروں میں پڑھانے کا انتظام کرایا ہے، اور اس بات کا اطمینان حاصل کیا ہے کہ کتاب اپنے مقصد میں کامیاب ہے۔

مصنفین نے مجموعہ کے ہر حصہ میں تین عناوین کا اعادہ کیا ہے، اول مقدمہ، دوم عام مقاصد، سوم ہدایات۔

- مقدمہ میں یہ وضاحت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی دعوت کا آغاز عقیدہ ہی کی تعلیم سے فرمایا، اور اس کتاب میں اسی منہج کی پیروی کی گئی ہے، تمام مسائل کو کتاب وسنت کے دلائل سے منہج سلف کے مطابق ثابت کیا گیا ہے، اور کسی مقام پر تلبیس کا سہارا نہیں لیا ہے۔

● مقاصد عامہ کے ضمن میں جو باتیں مذکور ہیں ان میں اہم یہ ہیں:

- صحیح اسلامی عقیدہ سے طلبہ کو مربوط کرنا جس میں شرک، کفر یا بدعت کا شائبہ نہ ہو
- طلبہ کو ان خرابیوں سے روشناس کرانا جن سے توحید کی اقسام سہ گانہ میں خلل پیدا ہوتا ہے، تاکہ وہ شرک کی پگڈنڈیوں سے بچ سکیں۔
- طلبہ کو ایسی بنیادیں اور کلی قواعد فراہم کرنا جن کی مدد سے وہ صحیح اور فاسد عقائد و خیالات کے درمیان تمیز کر سکیں۔
- اولین عصرِ جاہلیت اور جدید بت پرستی کے مابین موجود باہمی تعلق سے طلبہ کو آگاہ کرنا۔
- پوری اسلامی دنیا میں اعدادی و ثانوی تعلیم کے طلبہ کو اسلامی عقیدہ پڑھانے کے لئے یکساں نصاب کو فروغ دینے کی کوشش کرنا۔

● مدرسین کے لئے جو ہدایات درج ہیں ان میں اہم یہ ہیں:

- نبی ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن بھیجتے ہوئے عقیدہ کی تعلیم کے سلسلہ میں جو رہنمائی فرمائی تھی، اس کی روشنی میں توحید کی اہمیت کو واضح کرنا۔
- معلم کے لئے ضروری ہے کہ طلبہ کے سامنے اچھا نمونہ پیش کرے، محبت سے پیش آئے، سبق پڑھانے میں ایمانداری اور بصیرت سے کام لے، اور مشقی سوالات کو حل کرانے میں طلبہ کی دل چسپی

ے

برقرار رکھے۔

- اسی طرح معلم کو چاہئے کہ طلبہ کو معاشرہ کے موجودہ حالات سے مربوط کرے، اور اسلامی تعلیمات کو مثالوں سے سمجھائے تا کہ ان کے اندر یہ ادراک ویقین پیدا ہو جائے کہ اسلام ایک زندہ دین اور اس کی تعلیمات ہر جگہ اور ہر دور کے لئے یکساں طور پر مفید ہیں۔

کتاب کا یہ اردو ترجمہ جامعہ سلفیہ اس امید پر شائع کر رہا ہے کہ ہندوستان کے مدارس اسلامیہ اسے اپنے طلبہ کو پڑھائیں گے، اور کتاب وسنت سے ثابت عقائد سے ان کی زندگی کو منور کریں گے۔ اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ تالیف، ترجمہ اور طباعت کی خدمت انجام دینے والے حضرات کو بہترین اجر سے نوازے، اور کتاب سے ہر پڑھنے والے کو مستفید ہونے کی توفیق بخشے، آمین، والحمد للہ رب العالمین۔

(مقتدی حسن محمد یاسین ازہری)
جامعہ سلفیہ، بنارس
۲۷/ذی قعدہ ۱۴۲۳ھ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

إن الحمد لله نحمده ، ونستعينه ، ونستغفره ، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ، وسيئات أعمالنا ، من يهده الله فلا مضل له ، ومن يضلل فلا هادی له ، وأشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له ، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ، أرسله بالهدی ، ودين الحق ، ليظهره على الدين كله ، ولو كره المشركون ، أما بعد :

عقیدہ کا یہ نصاب عالم اسلام کے ان بچوں کے لئے ہے جو ابتدائی مرحلہ کے پہلے درجہ میں زیر تعلیم ہیں، اس کی تیاری میں اس منہج کی رعایت کی گئی ہے جس پر ہمارے نبی سید المرسلین ، امام المتقین ، خاتم الانبیاء والمرسلین محمد ﷺ چلے، نبی ﷺ نے اپنی دعوت کا آغاز دلوں کی اصلاح اور شرک، شکوک اور خواہشات سے انہیں پاک کرنے کے ساتھ کیا، اور یہی ''لا الہ الا اللہ'' کے معنی کا اثبات ہے، نبی ﷺ نے اپنی دعوت کے آغاز میں فرمایا تھا: قولوا لا اله الا الله تفلحوا " لا الہ الا اللہ کہو کامیاب ہو جاؤ گے، اسی بنیاد پر اس مادہ کو تیار کیا گیا ہے تا کہ اللہ کے حکم سے اس کی

روشنی میں ایسی نسل تیار ہو جو اپنی امت اور اپنے معاشرہ کو نجات کی راہ پر چلا سکے اور لوگ اپنے دین اور دنیا میں کامیاب وکامران ہوں، بحمد اللہ منہج کی واضح بنیادوں پر نہایت سہل انداز میں اس کی تکمیل ہوئی ہے، طالب علم اس کے ذریعہ عقائد وتصورات میں صحیح اور فاسد کے درمیان تمیز کی استعداد حاصل کر سکتا ہے۔

یہ نصاب اعتقاد کے جن مسائل پر مشتمل ہے وہ سلف صالح کے منہج کے مطابق کتاب وسنت سے ماخوذ دلائل شرعیہ پر مبنی ہیں اور معلومات مرتب ومربوط ہیں، پھر ہر موضوع کے خاتمہ پر مشقی سوالات رکھے گئے ہیں جن سے طالب علم اپنے اسباق کو یاد رکھنے اور معلومات کو پختہ کرنے کا فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

یہ کام مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے، اس کی تیاری اور مراجعہ میں علماء اور ماہرین تربیت کی ایک بابرکت جماعت نے حصہ لیا ہے، اس کی تالیف جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اور جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ کے عقیدہ کے ماہرین اساتذہ کی ایک جماعت نے کی ہے، اور سعودی عرب کی وزارت تعلیم کے ماہرین تربیت نے اس کے مشقی سوالات وضع کئے ہیں، اور معروف کبار علماء کی ایک جماعت نے اس کے علمی مادہ کا مراجعہ کیا ہے، پھر افریقہ کے بعض مدارس میں اس پر تدریسی تجربات کئے گئے، اور مستقبل قریب میں اس کی تدریس کی ذمہ داری اختیار کرنے والے بعض لوگوں

کے لئے متعدد خاص ٹریننگ کورس چلائے گئے۔

ان تمام چیزوں کی تکمیل ''دعوت کمیٹی برائے افریقہ'' کی نگرانی، انتظام اور توجہ سے ہوئی ہے، کمیٹی اس عظیم کام کو افریقہ کے مسلمان بچوں کے لئے خصوصا اور عالم اسلام کے بچوں کے لئے عموما پیش کرتے ہوئے اللہ عزوجل سے سوال کرتی ہے کہ اس کوشش سے نفع اور ان تمام حضرات کو برکت عطا فرمائے جنہوں نے اس کی تیاری، تالیف اور مراجعہ میں حصہ لیا ہے، اور اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے انہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.

دعوت کمیٹی برائے افریقہ

سعودی عرب

عام مقاصد

۱- ابتدائی مرحلہ کے طلباء کو اسلامی عقیدہ کی عام اور جامع معلومات بہم پہونچانا۔

۲- اعتقادی مسائل کو سلف صالحین کی سمجھ کی روشنی میں کتاب وسنت کے شرعی نصوص سے جوڑنا۔

۳- طلباء کی تربیت ایسے صحیح اسلامی عقیدہ پر کرنا جس میں شرک یا کفر یا بدعت کی کوئی ملاوٹ نہ ہو "وَمَا أُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوْا الصَّلوةَ وَيُؤْتُوْا الزَّكَاةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ" (البینۃ: ۵) اورنہیں حکم دیئے گئے مگر یہ کہ یکسو ہو کر اللہ کی عبادت کریں خالص اسی کی اطاعت کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی دین ٹھیک ہے۔

۴- طلباء کو ایسی باتوں کا علم وفہم دینا جو عقیدۂ توحید کے تینوں اقسام میں خلل پیدا کرنے والی ہیں تاکہ ان کے عقیدہ کی حفاظت ہو سکے اور زندگی میں پیش آنے والی شرک کی لغزشوں سے وہ محفوظ رہیں۔

۵- طلباء کو منہجی اصولوں اور کلی قواعد سے باخبر کرنا جن کے ذریعہ وہ عقائد وتصورات میں فاسد سے صحیح کی تمیز کر لے جائیں۔

۶- طلباء کو اس بات سے روشناس کرانا کہ جدید بت پرستی کے مظاہر کا پہلی جاہلیت سے کیا تعلق ہے۔

۷- اس بات کی حرص کہ عالم اسلام کے ابتدائی مرحلہ کے بچوں کے لئے عقیدہ کے مادہ میں یکساں منہج وضع کیا جائے۔

ہدایات

۱- عقیدۂ توحید کا پڑھنا مکلّف کا پہلا فریضہ ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تھا تو ان سے فرمایا تھا: فليكن أول ما تدعوهم اليه شهادة أن لا اله الا الله سب سے پہلے انہیں لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے کی طرف بلانا۔

۲- استاذ کا فریضہ ہے جو طلباء کا نگراں اور ان کا دوسرا باپ ہے کہ انہیں ان باتوں کا علم وفہم عطا کرے جن سے عقیدۂ توحید کے تینوں اقسام میں خلل واقع ہوتا ہے تا کہ ان کے عقیدہ کی حفاظت ہو سکے اور زندگی میں پیش آنے والی شرک کی لغزشوں سے وہ محفوظ رہیں۔

۳- استاذ نمونہ ہوتا ہے، اس لئے اس کے طلباء اس کی حرکات، سکنات، افعال اور اس کے اقوال میں اس کی پیروی کرتے ہیں، لہذا استاذ کو چاہئے کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنا نمونہ بنائے اور اپنی زندگی کے تمام احوال میں آپ کے اسوہ پر چلے۔

۴- استاذ کا فریضہ ہے کہ ذمہ داری کا احساس کرے اور اپنے کندھے پر ڈالے گئے امانت کے بوجھ کا شعور رکھے یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھنے والی نسل کی تربیت، اگر وہ ان کی اچھی تربیت

کرے گا تو اسے انہیں جیسا اجر ملے گا، اس لئے کہ وہ آئندہ اسی جیسا عمل کریں گے اور اگر بری تربیت کرے گا تو اسی پر اس کا وبال آئے گا اور اس کا بھی جو اس کی پیروی کرے گا۔

۵- استاذ کا فریضہ ہے کہ وہ اچھی ہیئت والا اور صاحب وقار ہو تاکہ اس کے ذریعہ اپنے طلباء کی طرف سے عزت واحترام حاصل کر سکے اور کوشش کرے کہ درس گاہ میں الفت ومحبت کی فضا چھائی رہے۔

۶- استاذ کا فریضہ ہے کہ اپنے درس کے موضوع کی پابندی کرے، اپنے طلباء کے معیار کے مناسب علمی وتربیتی طریق پر اس کے فقرات مرتب کرے اور علمی کتابوں کی طرف رجوع کرکے ان سے مدد لے۔

۷- استاذ کا فریضہ ہے کہ شوق ورغبت پیدا کرنے والے طریق سے طلباء پر سوال وجواب پیش کرے۔

۸- استاذ کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے طلباء کو معاشرہ میں پائے جانے والے امور اور واقع سے مربوط کرنے کا حریص ہو، اور معاشرہ میں پائی جانے والی چیز سے ان کے سامنے مثال پیش کرے تاکہ وہ جان لیں کہ اسلام کے اصول زندہ ہیں، اور اسلام کی تعلیمات ہر زمان ومکان کے لئے درست ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید کی حقیقت

توحید اور عقیدہ کی تعریف:

توحید: عبادت اور اللہ کے ساتھ خاص دوسری باتوں سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ایک ماننا۔

عقیدہ: غیب کی باتوں میں سے جن پر ایمان لانا واجب ہے، جیسے اللہ پر، اس کے فرشتون، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت، تقدیر کی اچھائی و برائی اور ان سے متعلق بہت سی باتوں پر ایمان لانا۔

صحیح عقیدہ کی اہمیت اور اس کی ضرورت:

صحیح عقیدہ کی اہمیت درج ذیل باتوں سے ظاہر ہوتی ہے:

۱- یہ معاشرہ کی تعمیر، اس کی درستگی اور اس کی سعادت کی بنیاد ہے۔

۲- یہ فرد کی استقامت اور اس کی سوچ کی سلامتی کا سبب ہے۔

۳- اس سے جان و مال کی حفاظت ہوتی ہے۔

۴- یہ عمل کی قبولیت کی بنیاد ہے۔

۵- یہ جنت میں داخل ہونے اور جہنم سے نجات کا سبب ہے۔

نوع انسانی کی اصل توحید ہے:

اللہ تعالی نے جب سے انسانوں کو پیدا کیا وہ توحید اور سیدھے دین پر قائم تھے، پھر اس کے بعد شرک رونما ہوا، اس کی ابتداء قوم نوح سے ہوئی جب انہوں نے نیک لوگوں کے متعلق غلو کیا، یہاں تک کہ ان کی عبادت کرنے لگے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۔ (سورۃ البقرۃ:۲۱۳)

پہلے لوگ ایک ہی دین پر تھے پھر اللہ نے نبیوں کو بشارت دیتے ہوئے اور ڈراتے ہوئے بھیجا۔

اور حدیث قدسی میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

خلقت عبادی حنفاء كلهم ، وإنهم أتتهم الشياطين فاجتالهم عن دينهم وحرمت عليهم ما أحللت لهم، وأمرتهم أن يشركوا بي مالم أنزل به سلطانا ۔ (مسلم:۴/۶۳)

میں نے اپنے تمام بندوں کو دین توحید پر پیدا کیا پھر ان کے پاس شیطان آئے اور انہیں ان کے دین سے پھیر دیا اور میں نے ان کے لئے جو کچھ حلال کیا تھا اسے ان پر حرام کر دیا اور انہیں حکم دیا کہ میرے ساتھ ایسی

چیزوں کوشریک کریں جن کے لئے میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا:

كان بين آدم ونوح عشرة قرون كلهم على الاسلام.

(ابن جریر:۴/ ۲۷۵، مستدرک حاکم:۲/ ۵۴۶)

آدم اور نوح کے درمیان دس نسلیں گذریں وہ سب اسلام پر قائم تھے۔

صحیح عقیدہ کا ماٴخذ:

صحیح عقیدہ صرف وحی سے اخذ کیا جا سکتا ہے، یعنی:

۱- قرآن مجید

۲- سنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ، وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِيْنًا۔ (الاحزاب:۳۶)

کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کے لئے یہ نہیں ہوسکتا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا حکم کریں تو پھر ان کو اس بات میں کوئی اختیار رہے، اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ کھلا ہوا گمراہ ہو چکا۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یٰأیها الناس إنی قد ترکت فیکم ما إن تمسکتم به فلن تضلوا ابدا کتاب الله وسنة نبیه ۔ (بیہقی: ۱۰/۱۱۴)

لوگو! میں نے تمہارے بیچ وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر اسے تھام لو تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے یعنی قرآن مجید اور اللہ کے نبی کی سنت۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۔ (بخاری حدیث ۵۰۶۳، مسلم: ۲/۱۰۲۰)

جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

مشق

۱- توحید اور عقیدہ کی تعریف کرو۔

۲- ان تین باتوں کا ذکر کرو جن سے عقیدہ صحیحہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

۳- اس کی کیا دلیل ہے کہ لوگ اصل میں توحید پر قائم تھے؟

۴- صحیح عقیدہ کہاں سے اخذ کیا جاتا ہے؟ اپنے قول کی دلیل بیان کرو۔

ایمان کے ارکان

ایمان سے مراد:

ایمان لغت میں: تصدیق کو کہتے ہیں، یعنی کسی چیز کو سچ مان لینا۔

ایمان شریعت میں: زبان سے کہنا، دل سے اعتقاد رکھنا اور اعضاء سے عمل کرنا، اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ قول ہے:

الایمان بضع وسبعون شعبة أعلاها قول لا إله إلا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق ، والحياء شعبة من الايمان . (مسلم:۱/۶۳)

ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سب سے بلند لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنی راستہ سے موذی چیز کا ہٹانا ہے، اور حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

اور ایمان فرماں برداری سے بڑھتا ہے اور نافرمانی سے گھٹتا ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ (الانفال:۲)

مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں۔

ایمان کے چھ ارکان اور ان کی دلیل:

ایمان کے چھ ارکان ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱- اللہ ۲- اور اس کے فرشتوں ۳- اور اس کی کتابوں
۴- اور اس کے رسولوں ۵- اور آخرت ۶- اور تقدیر کی بھلائی وبرائی پر ایمان لانا۔

اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے:

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ۔ (سورة البقرة:۱۷۷)

نیکی یہی نہیں ہے کہ تم اپنا چہرہ پورب اور پچھم کی طرف پھیرو بلکہ نیک وہ ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخر پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور تمام نبیوں پر۔

نیز اللہ تعالی نے فرمایا:

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۔ (القمر:۴۹)

ہم نے ہر چیز کو ایک انداز کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

اور جبریل علیہ السلام نے جب رسول اللہ ﷺ سے ایمان کے متعلق سوال کیا تو آپ نے جواب میں فرمایا تھا:

ان تـؤمن بـالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بـالقدر خيره وشره ۔ (مسلم:۱/۳۶،۳۷)

یہ کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور یوم آخر پر اور ایمان لاؤ تقدیر کی بھلائی اور برائی پر۔

مشق

(۱) صحیح جواب کا انتخاب کرو:

☆ ایمان زبان سے اقرار کا نام ہے

☆ ایمان اعضاء سے عمل کا نام ہے

☆ ایمان دل سے اعتقاد اور زبان سے اقرار کا نام ہے

☆ ایمان زبان سے اقرار، دل سے اعتقاد اور اعضاء سے عمل کا نام ہے

(۲) ایمان کس چیز سے بڑھتا اور کس چیز سے گھٹتا ہے۔

(۳) ایمان کے بڑھنے کی کیا دلیل ہے؟

(۴) ایمان کے چھ ارکان کیا ہیں؟

(۵) ایمان کے چھ ارکان کی کیا دلیل ہے؟

پہلا رکن : اللہ پر ایمان

اللہ پر ایمان کے معنی:

اللہ پر ایمان: قطعی اعتقاد رکھنا کہ یقیناً اللہ ہر چیز کا رب ہے اس کا مالک اور اس کا خالق ہے، اور وہی ہے جو اکیلا عبادت کا مستحق ہے، اور وہی ہے جو صفات کمال سے متصف اور ہر نقص وعیب سے پاک ہے، ساتھ ہی اس کو لازم پکڑنا اور اس پر عمل کرنا۔

پس ایک اللہ پر ایمان توحید کی تینوں قسموں کو شامل ہے:

۱- توحید ربوبیت

۲- توحید الوہیت

۳- توحید اسماء وصفات

(۱) توحید ربوبیت

اس کی تعریف:

توحید ربوبیت اللہ کو اس کے افعال میں ایک ماننا، اور یہ اس اعتقاد کے ساتھ کہ اللہ تعالی پیدا کرنے، روزی دینے، حکومت کرنے، زندہ کرنے،

مارنے اور تدبیر وانتظام وغیرہ افعال میں اکیلا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ۔ (سورۃ الاعراف:۵۴)

سن لو اسی نے سب کچھ پیدا کیا اور اسی کی حکومت ہے اللہ بہت برکت والا سارے جہاں کا مالک ہے۔

اللہ نے لوگوں کو توحید پر پیدا کیا:

اور توحید ربوبیت لوگوں کی فطرت میں جاگزیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا، فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۔ (الروم:۳۰)

پس ایک طرف کا ہو کر اپنا چہرہ دین کے لئے سیدھا کر، اس دین کے لئے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بناوٹ بدلتی نہیں یہی سیدھا دین ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما من مولود الا يولد على الفطرة، فأبواه يهودانه أو ينصرانه أو يمجسانه ۔ (بخاری:۲/۹۸)

ہر بچہ دین فطرت ہی پر پیدا کیا جاتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے

یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔

آپ نے "یسلمانہ" اس کو مسلمان بنالیتے ہیں، نہیں فرمایا، اس لئے کہ اسلام اس کی اصل فطرت میں موجود ہے۔

مشرکین کا توحید ربوبیت کا اقرار

مشرکین نے توحید ربوبیت کا اقرار کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ۔ (سورہ لقمان: ۲۵)

اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے پیدا کیا۔

اور اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے ان سے لڑائی کی ، اور ان لوگوں کی طرف سے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا ، اس لئے کہ جو چیز جان و مال کی حفاظت کرتی اور جنت میں داخل کرتی ہے وہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرنا ہے، اور وہ توحید الوہیت ہے، اور ان لوگوں نے ایسا نہیں کیا تھا۔

مشق

۱- اللہ پر ایمان کی تعریف کرو

۲- توحید کی تین قسمیں کیا ہیں؟

۳- توحید ربوبیت کی تعریف کرو اور اس کی دلیل بیان کرو۔

۴- اس کی کیا دلیل ہے کہ لوگ توحید پر پیدا کئے گئے ہیں؟

۵- کیا مشرکین نے توحید ربوبیت کا اقرار کیا تھا؟ تمہارے قول کی کیا دلیل ہے؟

۶- توحید ربوبیت کا اقرار کرنے والے مشرکین سے نبی ﷺ نے کیوں لڑائی کی تھی؟

(۲) توحید الوہیت

۱- اس کی تعریف:

بندوں کا ان مشروع افعال سے اللہ کو ایک ماننا جن کے ذریعہ وہ اللہ کی قربت چاہتے ہیں یعنی دعاء، خوف، امید، محبت، نماز اور حج وغیرہ عبادتوں کو ایک اللہ سبحانہ وتعالی کے لئے خاص کرنا۔

انسان اور جن کی پیدائش کی حکمت:

۲- انسان اور جن کی پیدائش کی حکمت غیروں کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی عبادت ہے، اللہ عزوجل نے فرمایا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ۔ (الذاریات:۵٦)

میں نے جن اور انسانوں کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

توحید الوہیت کی اہمیت

توحید کی اس قسم کی اہمیت درج ذیل باتوں سے ظاہر ہوتی ہے:

۱- اسی کے لئے اللہ نے انسان اور جن کو پیدا کیا ہے

۲- موحد اور مشرک لوگوں کے درمیان اسی توحید سے فرق ہوتا ہے

اور دنیا اور آخرت میں جزا اسی کی بنیاد پر ہے۔

۳- اسی کے لئے رسول بھیجے گئے اور کتابیں نازل کی گئیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُوْلًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ۔ (النحل:۳٦)

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا ہے یہ حکم دے کر کہ اللہ کی عبادت کرو اور باطل معبودوں سے بچو۔

نیز فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُوْلٍ إِلَّا نُوْحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُوْنِ۔ (الانبیاء:۲۵)

اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس پر یہی وحی کرتے رہے کہ میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔

کلمۂ توحید ''لا الہ الا اللہ''

۱- اس کے معنی:

لا إلہ إلا اللہ کے معنی ہیں کہ: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

۲- اس کے دو رکن:

اس کے دو رکن ہیں:

۱- نفی ۲- اثبات

لا إلٰہ: یعنی ان تمام چیزوں کی نفی جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے۔

إلا اللہ: یعنی ایک اللہ کے لئے عبادت کو خالص کرلینا۔

۳- اس کے شروط:

اس کے سات شروط ہیں:

۱-علم ۲-یقین ۳-اخلاص ۴-صدق

۵-محبت ٦- اطاعت ۷-اسے قبول کرنا

۴-اس کا درجہ

جس نے لا إلٰہ إلا اللہ کی تصدیق کی اس کے شروط پورے کیے اور ایسی باتوں سے دور رہا جو اس کو توڑنے یا اس میں خلل ڈالنے والی ہوں تو اس کے لئے جنت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما من أحد يشهد أن لاإله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله صدقا من قلبه، إلا حرمه الله على النار. (بخاری: ۴۱/۱)

جو شخص بھی اپنے دل کی سچائی کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اللہ اسے جہنم پر حرام کردے گا۔

نیز فرمایا:

ما من عبد قال لا إله إلا الله ثم مات على ذلك إلا دخل الجنة ۔ (بخاری: ۷/۴۳)

جس بندے نے لا إله إلا الله کہا پھر اسی پر فوت ہو گیا تو وہ جنت میں جائے گا۔

مشق

۱۔ توحید الوہیت کی تعریف کرو

۲۔ انسان اور جن کی پیدائش کی حکمت کیا ہے؟ اور اس کی کیا دلیل ہے؟

۳۔ وہ تین امور کیا ہیں جن سے توحید الوہیت کی اہمیت واضح ہوتی ہے ؟

۴۔ لا إله إلا الله کے کیا معنی ہیں؟

۵۔ لا إله إلا الله کے دونوں رکن بتاؤ

۶۔ لا إله إلا الله کے شروط کیا ہیں؟

۷۔ لا إله إلا الله کا درجہ کیا ہے؟

(۳) توحید اسماء وصفات

۱- توحید اسماء وصفات سے مراد اور اس کے دلائل

قطعی اعتقاد رکھنا کہ اللہ عزوجل تمام صفات کمال سے متصف ہے اور تمام نقص کی صفات سے پاک ہے، اور اللہ نے خود کو جن اوصاف سے متصف کیا ہے یا رسول اللہ نے اسے جن اوصاف سے متصف کیا ہے سب کی حقیقت پر بغیر تمثیل (کسی کو اللہ کے مشابہ قرار دینا)، تعطیل (اللہ کو صفات سے خالی بتانا) اور تحریف (صفات کو اصل معنی سے پھیر دینا) کے ایمان لانا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَىْءٌ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۔ (الشوریٰ:۱۱)

اس کے مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

نیز فرمایا:

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔ (الاخلاص:۴)

اور اس کے برابر کوئی نہیں ہے۔

نیز فرمایا:

وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوْا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِىْ اَسْمَائِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ (الاعراف:۱۸۰)

اور اللہ کے بہترین نام ہیں پس اس کو ان ہی ناموں سے پکارو، اور

جو لوگ اس کے ناموں میں بے دینی کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو وہ اپنے کیئے کا بدلہ جلد پائیں گے۔

۲- اللہ تعالی کی صفات کے معانی اور ان کی کیفیات میں فرق

اللہ تعالی کی صفات کے معانی ہمیں معلوم ہیں، اس لئے کہ اللہ تعالی نے ہمیں واضح عربی زبان میں خطاب کیا ہے، اور ہمیں اپنی کتاب کے فہم وتدبر کا حکم دیا ہے جس میں اس کی صفات مذکور ہیں۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا اٰيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْأَلْبَابِ ۔ (سورہ ص: ۲۹)

یہ کتاب جسے ہم نے تمہاری طرف نازل کیا برکت والی ہے تا کہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔

اگر چہ ہم قطعی یقین رکھتے ہیں کہ وہ مخلوقات کی صفات کی طرح نہیں ہیں۔

لیکن اللہ تعالی کی صفات کی کیفیات کو ہم نہیں جانتے جیسا کہ امام مالک سے جب اللہ تعالی کی صفت استواء کی کیفیت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا:

الاستواء معلوم والكيف مجهول والايمان به واجب، والسوال عنه بدعة ۔ (حلیۃ الاولیاء: ۶/ ۳۲۵)

استواء -عرش کے اوپر بلند ہونا -معلوم ہے، کیفیت نامعلوم ہے، اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔

پس استواء کا معنی معلوم ہے اور وہ عرش کے اوپر بلند ہونا ہے، لیکن اس کی کیفیت نامعلوم ہے، اور اس کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔

۳- اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا ذکر

اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ صفات ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱-حیات ۲-علم ۳-قدرت ۴-سمع (سننا) ۵- بصر (دیکھنا) ۶-کلام ۷-ارادہ ۸-استواء ۹-وجہ (چہرہ) ۱۰-دو ہاتھ ۱۱-علوء (بلند ہونا)

۴- اللہ تعالیٰ کے بہترین نام

اللہ تعالیٰ کے نام نہایت بہترین ہیں اور وہ بہت زیادہ ہیں، ان میں سے اللہ نے جو بتایا ہے ہم انہیں کو جانتے ہیں، ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں مذکور ہیں:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ

الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۔ (الحشر: ۲۲،۲۴)

وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے، بہت پاک، سلامتی والا، امن والا، نگہبان، غالب، زبردست، بڑائی والا، مشرکوں کے شرک سے پاکی والا ہے وہ اللہ ہے پیدا کرنے والا، درست کرنے والا صورتیں بنانے والا، بہترین نام اسی کے لئے ہیں آسمان وزمین کی کل چیزیں اس کی پاکی بیان کرتی ہیں وہ غالب حکمت والا ہے۔

۵- اللہ کے ناموں اور صفات پر ایمان لانے کا اثر

مومن کے لئے لازم ہے کہ اللہ کے ناموں اور اس کی صفات کا شعور حاصل کرے تاکہ وہ جان لے کہ سننے والا اللہ اس کی باتوں کو سن رہا ہے اور دیکھنے والا اللہ اسے دیکھ رہا ہے اور جاننے والا اللہ اس کا حال اور جو کچھ اس کے دل میں ہے سب جان رہا ہے اور قدرت رکھنے والا اللہ ہر چیز پر قادر ہے، یہی حال اللہ تعالیٰ کے بقیہ ناموں اور صفات کا ہے۔

مشق

۱- توحید اسماء وصفات سے کیا مراد ہے؟

۲- کیا ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کے معانی جانتے ہیں؟ تمہارے قول کی کیا

دلیل ہے؟

۳- کیا ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیات جانتے ہیں؟ تمہارے قول کی کیا دلیل ہے؟

۴- اللہ تعالیٰ کے استواء کی کیفیت کے متعلق سوال کرنے والے کو امام مالک نے کیا جواب دیا؟

۵- اللہ تعالیٰ کی بعض صفات ذکر کرو۔

۶- کیا ہم اللہ تعالیٰ کے کل اسماء حسنیٰ کو جانتے ہیں؟

۷- اللہ تعالیٰ کے بعض ناموں کو ذکر کرو۔

۸- اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات پر ایمان لانے کا کیا اثر ہے؟

عبادت

اس کی تعریف:

عبادت لغت میں تابعداری اور عاجزی کے اظہار کو کہتے ہیں۔

اور شریعت میں ان تمام ظاہری اور باطنی اقوال واعمال کا جامع نام ہے جنہیں اللہ محبوب رکھتا ہے اور ان سے راضی ہے۔

ظاہری اعمال: جیسے اسلام کے پانچوں ارکان (کلمہ توحید، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ) اور ذبح ونذر وجہاد وتسبیح وتہلیل وتکبیر اور ذکر۔

باطنی اعمال: جیسے ایمان کے چھ ارکان اور محبت وخوف وخشیت وتوکل اور اِنابت۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ اِنَّ صَلاَتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، لاَ شَرِیْکَ لَہٗ ۔ (الانعام:۱۶۲،۱۶۳)

کہو کہ میری نماز اور میری ساری عبادتیں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو سارے جہاں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

عمل کی قبولیت کے شروط

کوئی عبادت اور عمل دو شرطوں کے پائے جانے سے ہی قابل قبول ہوتا ہے:

۱- اللہ کے لئے اخلاص جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۔ (الزمر:۳) سن لو اللہ ہی کے لئے خالص عبادت ہے۔

۲- عمل کا شریعت کے موافق ہونا، اس لئے کہ دین میں نو ایجاد اور مخالف شریعت عمل مردود ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد ۔ (بخاری:۳/۱۶۷، مسلم:۳/۱۳۴۳) جس نے ہمارے اس دین میں نئی بات پیدا کی جس کا اس سے تعلق نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

صرف ایک اللہ کی عبادت واجب ہے:

عبادت کی تمام قسموں کو صرف ایک اللہ کے لئے ادا کرنا ہر شخص پر واجب ہے ان میں سے کچھ بھی غیر اللہ کے لئے ادا نہیں کیا جا سکتا نہ کسی مقرب فرشتہ کے لئے نہ کسی نبی کے لئے اور نہ کسی ولی وغیرہ کے لئے، بلکہ ہر شخص پر واجب ہے کہ اپنی پوری اطاعت وعبادت اللہ عز وجل کے لئے خالص کرے، اسی لئے قرآن کا پہلا حکم صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے علاوہ کی عبادت چھوڑ دینے کا حکم ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۔ (البقرۃ:۲۱)

لوگو اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا اور تم سے پہلے لوگوں کو تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

اس سے آگے فرمایا:

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۔ (البقرہ:۲۲)

جس نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا اور آسمان کو چھت، اور آسمان سے پانی اتار کر میوے نکالے تمہارے کھانے کے لئے تو جان بوجھ کر اللہ کے شریک مت بناؤ۔

مشق

۱۔ عبادت کی لغوی اور شرعی تعریف کرو اور اعمال ظاہرہ و باطنہ کی مثال بیان کرو۔

۲۔ عمل صالح کی قبولیت کے کیا شروط ہیں؟

۳۔ ہر شخص پر واجب ہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرے، اس کی دلیل بیان کرو۔

عبادت کے بعض اقسام

۱- دعاء: رغبت، خوف، محبت، عاجزی اور تعظیم کے ساتھ طلب کو دعا کہتے ہیں، یہ دعا اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز نہیں، لہذا جو شخص غیر اللہ سے طلب کرے اور غیر اللہ سے ایسی چیزوں کے لئے فریاد کرے جن پر اللہ کے سوا کوئی اور قادر نہیں تو وہ مشرک ہے، اگر چہ وہ "لا إله إلا الله محمد رسول الله" کہے، نماز پڑھے، روزہ رکھے اور حج کرے، اس لئے کہ دعاء عبادت ہے اور عبادت کا کوئی کام غیر اللہ کے لئے کرنا جائز نہیں۔

اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۔ (غافر:٦٠)

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ جلد جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

نیز فرمایا:

وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۔ (الجن:١٨)

اور مسجدیں اللہ ہی کی عبادت کے لئے ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو۔

اور صحیح حدیث میں ہے

الدعاء هو العبادة ۔ (ترمذی:۳/۱۰۱)

دعا ہی عبادت ہے

مخلوق سے فریاد کرنا کب جائز ہے:

مخلوق کی قدرت والے معمول کے ظاہری اسباب کے متعلق مخلوق سے فریاد کرنا تین شرطوں کے ساتھ جائز ہے:

۱- جس سے فریاد کی جائے وہ زندہ ہو۔

۲- وہ حاضر ہو۔

۳- وہ قادر ہو۔

اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۔ (القصص:۱۵)

پھر جو موسی کا ہم قوم تھا اس نے اس شخص کے مقابلہ میں جو موسی کے دشمن گروہ میں سے تھا موسیٰ سے فریاد کی۔

اسی کے مثل مدد اور نصرت طلب کرنا وغیرہ بھی ہے

۲- خوف

خوف کی دو قسمیں ہیں:

۱- خوف عبادت ۲-خوف طبعی

۱-خوف عبادت : صرف ایک اللہ سے ڈرنا ، یہ سب سے افضل عبادت ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

إِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَائَهُ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ۔ (آل عمران:۱۷۵)

یہ شیطان ہے اپنے دوستوں سے تم کو ڈراتا ہے، تو تم ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان والے ہو۔

کسی کے لئے جائز نہیں کہ غیر اللہ سے خوف عبادت جیسا ڈر رکھے جیسے کہ وہ کسی مخلوق سے ڈرے کہ وہ اسے مرض، محتاجی یا موت وغیرہ جو چاہے اپنی قدرت، مشیت اور اپنے خفیہ ذریعہ سے پہونچا سکتا ہے، پس جو شخص اللہ کے ساتھ اس کا مثل ٹھہرا کر اس سے خوف عبادت جیسا ڈر رکھے تو وہ مشرک ہے، اور یہ وہی چیز ہے کہ مشرکین اپنے بتوں اور معبودوں کے متعلق جس کا اعتقاد رکھتے تھے، اللہ تعالی نے فرمایا:

وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهِ ۔ (الروم:۳٦)

اور یہ لوگ اللہ کے سوا دوسروں سے تم کو ڈراتے ہیں۔

قبروں اور اولیاء پرستوں کا حال یہی ہے، بے شبہ وہ صالحین بلکہ

معبودان باطلہ سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے اللہ سے ڈرتے ہیں بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ۔

لیکن طبعی ڈر جیسے دشمن، درندہ اور ڈوبنے سے ڈرنا تو اس کی پکڑ نہیں ہوگی، کیونکہ جس سے ڈرا جاتا ہے اس کے لئے اس خوف میں محبت، تعظیم اور عاجزی وتابعداری شامل نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۔ (القصص:۲۱)

پس موسیٰ اس شہر سے ڈرتا ہوا خبر لیتا ہوا نکلا۔

۳- امید (رجاء)

امید جو تابع داری اور عاجزی کے اظہار کو شامل ہو عبادت ہے غیر اللہ سے اسے وابستہ کرنا جائز نہیں، لہذا مسلمان پر واجب ہے کہ اللہ کی رحمت کی امید رکھے اور اپنے رب سے متعلق اچھا گمان رکھے، اللہ عزوجل نے فرمایا:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۔ (الکہف:۱۱۰)

پس جوکوئی اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھا کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

۴۔ محبت

اللہ سبحانہ کی محبت دین اسلام کی اصل ہے، اس کے کمال سے ایمان کامل ہوتا ہے اور اس کے نقص سے انسان کی توحید ناقص ہوتی ہے۔

وہ خاص محبت جو اللہ کے سوا کسی اور کے لئے درست نہیں وہ بندگی کی محبت ہے جو تابعداری، اطاعت کاملہ، تعظیم اور غیر اللہ پر اس کی ترجیح کو لازم کرتی ہے۔

یہی وہ محبت ہے جس میں مشرکین نے اللہ اور اپنے معبودوں کو برابر کر دیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ ۔ (البقرۃ:١٦٥)

لوگوں میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کا شریک دوسروں کو بھی بناتے ہیں اور اللہ کے برابر ان سے محبت کرتے ہیں اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ اللہ کی محبت سب سے زیادہ رکھتے ہیں۔

ایک طبعی محبت بھی ہے جو مخلوق کے لئے جائز ہے جیسے بھوکے کو کھانے کی چاہت، باپ کی اپنے بیٹے سے محبت، اور دوست کی اپنے دوست سے محبت۔

بندے کی اپنے رب سے محبت کی علامت

بندے کی اپنے رب سے محبت کی چند علامتیں ہیں:

۱- اللہ جن اعمال کو محبوب رکھتا ہے انہیں ان خواہشات پر مقدم رکھنا جنہیں نفس محبوب رکھتا ہے۔

۲- رسول اللہ ﷺ کے احکام کو انجام دے کر اور آپ کی منع کی ہوئی باتوں سے باز رہ کر اور آپ کی سنتوں کو تھام کر آپ کی پیروی کرنا۔

اللہ کی محبت حاصل کرنے کے اسباب

اللہ تعالیٰ کی محبت کے متعدد اسباب ہیں:

۱- تلاوت قرآن
۲- نوافل کی ادائیگی
۳- اللہ کے ذکر کا دوام
۴- علماء صالحین کی صحبت

۵- توکل

مطلب کے حاصل ہونے اور ناپسندیدہ چیز کے دور ہونے میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد کا نام توکل ہے بشرطیکہ جائز اسباب کو اختیار کیا جائے۔

اللہ پر توکل عظیم عبادات میں سے ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ۔ (المائدہ:۲۳)

اور اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھو۔

اور جس شخص نے غیر اللہ پر توکل کیا اس نے شرک کیا، جیسے وہ شخص جو اپنے مطلب جیسے رزق، حفاظت اور مدد وغیرہ کے حصول میں مردوں اور معبودان باطلہ پر توکل کرتا ہے۔

اسباب کو اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں

مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اسباب کو اختیار کرنا چھوڑ دے جس طرح اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے دل سے اسباب پر اعتماد کرے۔
بلکہ اس پر لازم ہے کہ اسباب اختیار کرے اور اللہ تعالی پر اعتماد کرے اور یہ جان رکھے کہ سبب اللہ تعالی کی اجازت کے بغیر فائدہ نہیں دے سکتا، یہی وہ حق ہے جس پر انبیاء اور ان کے پیروکار چلتے رہے۔

٦- ذبح

ذبح عبادت ہے، کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس کے ذریعہ غیر اللہ کا تقرب چاہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ ۔ (الانعام:۱۶۲،۱۶۳)

کہو میری نماز اور میری عبادتیں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی

کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

لعن الله من ذبح لغير الله ۔ (مسلم: ۳ ۔ ۱۵۶۷)

اللہ نے اس شخص کو لعنت فرمائی ہے جو غیر اللہ کے تقرب کے لئے جانور ذبح کرے۔

مشق

۱- اللہ کی محبت اور غیر اللہ کی محبت کے درمیان برابری کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ اس کی دلیل بیان کرو۔

۲- بندے کی اللہ سے محبت کی کیا علامت ہے؟

۳- اللہ کی محبت حاصل کرنے کے کیا اسباب ہیں؟

۴- اللہ پر توکل کی کیا دلیل ہے؟

۵- کیا اسباب اختیار کئے بغیر اللہ پر توکل کرنا درست ہے؟

۶- غیر اللہ کے لئے ذبح کی حرمت پر کیا دلیل ہے؟

دوسرا رکن : فرشتوں پر ایمان

۱- ملائکہ سے مراد:

فرشتے اللہ کی عالم غیب کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں، اللہ نے انہیں نور سے پیدا کیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع دار ہیں، مختلف صورتیں اختیار کرنے کی انہیں قدرت حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ۔ (آل عمران:۱۸) اللہ نے اس بات کی گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی گواہی دی اللہ انصاف کے ساتھ قائم ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خلقت الملائكة من نور، وخلق الجان من مارج من نار، وخلق آدم مما وصف لكم (مسلم:۴/۲۲۹۴)

فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور جن شعلہ والی آگ سے اور آدم اس سے جس کا وصف تم سے بیان کیا گیا (یعنی مٹی سے)

پس ملائکہ پر اجمالاً ایمان لانا واجب ہے، اور جن کا نام نہیں معلوم ہو
ان پر تفصیلاً ان ملائکہ میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

۱-جبریل ۲-میکائیل ۳-اسرافیل ۴-مالک

۲- فرشتوں کی صفات

فرشتے اتنے زیادہ ہیں کہ ان کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور
ان کے اوصاف بہت زیادہ ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱- ان کے بازو ہیں

۲- وہ اوپر چڑھتے اور اترتے ہیں

۳- وہ پسند کرتے اور ناپسند کرتے ہیں

۴- وہ نماز پڑھتے اور مغفرت طلب کرتے ہیں

۳- فرشتوں کے فرائض منصبی

ملائکہ کی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر قسم کے الگ اعمال مقرر ہیں، جن
میں سے کچھ یہ ہیں:

ا- وحی کا فرشتہ

ب- پہاڑوں کا فرشتہ

ت- صور پھونکنے والا فرشتہ

ث- ماں کے پیٹ میں بچے پر معین فرشتہ

ج- قبر کے دونوں فرشتے

ح- حفاظت کرنے والے فرشتے

خ- جنت اور جہنم کے نگراں فرشتے

۴- ملائکہ پر ایمان کے فوائد

ملائکہ پر ایمان کے متعدد فوائد ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

۱- اللہ تعالی کی عظمت وقوت کا علم

۲- بنی آدم پر اللہ تعالی کی عنایت کا شکر

۳- ملائکہ سے محبت وانسیت

۴- ان سے اور جو کچھ انسانوں سے متعلق وہ لکھتے ہیں اس سے چوکنا رہنا، تاکہ انسان اطاعت کا حریص اور حرام چیزوں کا تارک بن جائے۔

مشق

۱- ملائکہ سے کیا مراد ہے؟

۲- ملائکہ سے متعلق قرآن سے دلیل بیان کرو

۳- پانچ فرشتوں کے نام بتاؤ

۴- ملائکہ کی چار صفات بیان کرو

۵- ملائکہ کے چار فرائض منصبی بیان کرو

۶- فرشتوں پر ایمان کے فوائد کیا ہیں؟

تیسرا رکن

اللہ کی نازل کی ہوئی کتابوں پر ایمان

۱- کتابوں اوران پر ایمان سے مراد:

اللہ تعالی کی کچھ کتابیں ہیں جنھیں اس نے اپنے نبیوں اور رسولوں پر نازل فرمایا ہے، ان پر ایمان لانا واجب ہے، وہ حقیقۃً اللہ کا کلام ہیں، وہ نور اور ہدایت ہیں، جن باتوں پر وہ مشتمل ہیں وہ حق اور سچ ہیں، جن امتوں کی طرف ان کو نازل کیا گیا تھا ان پر ان کی تابع داری اور ان کے احکام کے مطابق فیصلہ واجب تھا۔

کتابوں پر ایمان کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے

وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتَابٍ ۔ (الشوریٰ:۱۵)

اور کہو میں تو اللہ نے جتنی کتابیں اتاریں سب پر ایمان لایا۔

۲- کتابوں کی تعداد اوران کے نام

اللہ کی نازل کی ہوئی تمام کتابوں پر جنھیں ہم جانتے ہیں اور جنھیں نہیں جانتے ایمان لانا واجب ہے، جن کتابوں کے نام ہمیں معلوم ہیں وہ

یہ ہیں:

۱- قرآن کریم جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا
۲- تورات جس کو جو موسیٰ پر نازل کیا گیا
۳- انجیل جس کو عیسیٰ پر نازل کیا گیا
۴- زبور جس کو داؤد پر نازل کیا گیا
۵- صحف ابراہیم و موسیٰ

۳- سابقہ کتابوں میں تحریف

قرآن سے پہلے کی کتابیں جو محمد ﷺ سے پہلے کے انبیاء پر نازل کی گئی تھیں اب اس طرح نہیں پائی جاتیں جیسے نازل کی گئی تھیں، بلکہ تحریف وتبدیل کئے گئے نسخے پائے جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ. (البقرۃ:۷۵)

کیا تم امید رکھتے ہو کہ یہود تمہاری بات مان لیں گے اور ایک فرقہ ان میں ایسا تھا جو اللہ کا کلام سنتا تھا پھر اسے سمجھ جانے کے بعد جان بوجھ کر بدل ڈالتا تھا۔

اور ان میں سے جو کچھ تحریف سے محفوظ ہے وہ ہماری شریعت سے

منسوخ ہے، اسی لئے کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ ان میں سے کسی چیز کو لے اور نہ ہی اس کی تصدیق کرے مگر یہ کہ ہماری شریعت میں کوئی ایسی بات آئی ہو جو اس کی تصدیق کرتی ہو، اور ہماری شریعت نے جس کی نہ تصدیق کی ہو اور نہ تکذیب تو اس کے بارے میں ہم توقف اختیار کریں گے، اس لئے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

لا تصدقوا أهل الكتاب ولا تكذبوهم، وقولوا: آمنا بالله وما انزل إلينا وما انزل اليكم وإلٰهنا وإلٰهكم واحد ونحن له مسلمون. (بخاری حدیث: ۴۴۸۵)

اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کرو اور کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر بھی جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو تمہاری طرف اتارا گیا اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم اسی کے تابع دار ہیں۔

۴- قرآن کریم پر ایمان

قرآن کریم پر ایمان واجب ہے جس کو اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد ﷺ پر نازل فرمایا، اللہ تعالی نے حقیقۃً اسے کلام فرمایا ہے، وہ بہت زیادہ خصائص سے متصف ہے، جن میں سے چند یہ ہیں:

۱- تغیر اور تبدیلی سے محفوظ ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ. (الحجر: ۹)

بے شک قرآن ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

۲- وہ سابقہ کتابوں کی شریعتوں کا ناسخ ہے

۳- وہ اللہ کی تعلیمات کے خلاصہ پر مشتمل ہے

۴- وہ اپنی ترتیب، احکام اور اخبار وغیرہ وجوہ اعجاز کے ذریعہ مخلوق کو اپنے مثل لانے سے عاجز کرنے والا ہے۔

۵- کتابوں پر ایمان کے فوائد

اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان کے متعدد فوائد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱- بندوں پر اللہ تعالیٰ کی عنایت کا علم

۲- اللہ کی شریعت میں اس کی حکمت کا علم، اس حیثیت سے کہ ہر قوم کے لئے ان کے مناسب احکام دیئے۔

۳- اس سے متعلق اللہ کی نعمت کا شکر

۴- ان کی تعلیمات پر عمل ان کے بیان پر اعتقاد اور کفر وضلالت سے حفاظت۔

مشق

۱- اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان سے کیا مراد ہے؟

۲- کتابوں پر ایمان کی کیا دلیل ہے؟

۳- اللہ تعالیٰ کی چار کتابوں کا ذکر کرو

۴- قرآن کریم کے تین خصائص بیان کرو

۵- کتابون پر ایمان کے فوائد کیا ہیں؟

چوتھا رکن : رسولوں پر ایمان

۱- رسول اور نبی کی تعریف:

رسول: مرد انسان جسے اللہ نے چن لیا ہو، اور اس کی طرف شریعت کی وحی کی ہو، اور اس کی تبلیغ کا اسے حکم دیا ہو، اور اس کی مخالفت کرنے والے سے جہاد کا حکم دیا ہو۔

نبی: جس کی طرف شریعت کی وحی کی گئی ہو۔ اس کی مخالفت کرنے والے کے خلاف اسے جہاد کرنے کا حکم نہ دیا گیا ہو، اگرچہ تبلیغ ودعوت پر وہ مامور ہو۔

۲- رسولوں پر ایمان:

رسولوں پر ایمان اس بات کی قطعی تصدیق ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر امت میں رسول بھیجا جو انہیں ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت اور غیر اللہ کی عبادت سے انکار کی دعوت دیتے تھے، اور وہ سب سچے، متقی اور امانتدار تھے، اور انہوں نے لوگوں تک کھلی دعوت پہونچائی۔ اور دنیا والوں پر اللہ کی حجت قائم کردی، وہ سب یقیناً انسان تھے پیدا کئے گئے تھے، ان

میں ربوبیت اور الوہیت کے خصائص کچھ بھی نہیں تھے، اور جو شخص ان میں سے کسی ایک کا منکر ہوگا وہ تمام رسولوں کا منکر ٹھہرے گا۔

رسولوں پر ایمان کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے:

آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ۔ (البقرۃ:۲۸۵)

رسول -محمد- ایمان لائے اس کتاب پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر اتاری گئی اور مسلمان سب ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

نیز فرمایا:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَسُوْلًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ۔ (النحل:۳٦)

اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجے ہیں یہ حکم دے کر کہ اللہ کی عبادت کرو اور باطل معبودوں سے بچو۔

۳- رسالت انتخاب ہے

رسالت انتخاب اور فضل ہے اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے یہ احسان فرماتا ہے، اسے کوشش سے حاصل کرنا ممکن نہیں اللہ تعالی نے فرمایا:

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۔ (ابراہیم:۱۱)

ان کے رسولوں نے ان سے کہا ہم کچھ اور نہیں تمہاری طرح آدمی ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے (یعنی رسالت کے لئے منتخب کر لیتا ہے)

۴- ان کی تعداد اور ان کے نام

انبیاء ورسل کی تعداد بہت زیادہ ہے، مگر ہم ان میں سے بہت کم کو جانتے ہیں، لہذا جنہیں ہم نہیں جانتے ان پر اجمالا ایمان واجب ہے، اور جن کے احوال ہم جانتے ہیں ان پر تفصیلا ایمان واجب ہے۔

جن رسولوں کے نام اور ان کے بعض واقعات ہم جانتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

۱-محمد ۲-ابراہیم ۳-موسیٰ ۴-عیسیٰ ۵-نوح

ان پانچوں کو رسولوں میں اولوا العزم کا نام دیا گیا ہے اور یہ ان میں افضل ہیں، فضل میں ان کی ترتیب مذکورہ ترتیب کی طرح ہے

۵- رسولوں کی رسالت کا موضوع:

رسولوں کی رسالت کا موضوع یہ ہے:

۷- محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان

اس بات پر ایمان لانا اور شہادت دینا واجب ہے کہ محمد ﷺ یقیناً اللہ کے رسول ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (الفتح:۲۹)

محمد اللہ کے رسول ہیں۔

اور یقیناً آپ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ (الاحزاب:۴۰)

محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

یقیناً آپ کی رسالت انسانوں اور جنوں کے لئے عام ہے، لہذا روئے زمین کی تمام امتوں پر واجب ہے کہ آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی شریعت کی اتباع کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (الاعراف:۱۵۸)

اے محمد کہئے میں تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كان النبي يبعث إلى قومه خاصة وبعثت إلى الناس عامة ۔ (بخاری:۱/۸۶، مسلم:۱/۳۷۰،۳۷۱)

پہلے نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

۸- محمد رسول اللہ کی شہادت کا تقاضا

محمد رسول اللہ ہیں کی گواہی کا تقاضا ہے کہ آپ نے جو حکم دیا اس میں آپ کی اطاعت کی جائے اور آپ نے جو کچھ خبر دی اس میں آپ کی تصدیق کی جائے اور جس چیز سے منع کیا اور روکا اس سے بچا جائے ، اور اللہ کی عبادت اسی طریق پر کی جائے جیسے آپ نے حکم دیا۔

۹- محمد ﷺ کی فضیلت اور آپ کے بعض معجزات کا بیان

محمد رسول اللہ تمام نبیوں اور رسولوں میں سب سے افضل ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے۔

انا سيد الناس يوم القيامة ۔ (بخاری:۵/۲۲۵، مسلم ۴/۱۷۸۲)

میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا۔

آپ کے متعدد معجزات ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

۱- قرآن کریم، ۲- چاند کا دو ٹکڑے ہونا، ۳- اسراء ومعراج، ۴- پتھر کا آپ ﷺ کو سلام کرنا، ۵- کھجور کے تنے کا آپ کی محبت میں رونا، ۶- آپ ﷺ کی انگلیوں کے بیچ سے پانی جاری ہونا۔

۱۰- رسولوں پر ایمان کے فوائد

رسولوں (علیہم الصلوۃ والسلام) پر ایمان کے بڑے عظیم فوائد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱- مخلوق پر اللہ کی رحمت، احسان اور عنایت کا علم اس حیثیت سے کہ اس نے ان کی طرف ایسے انسانوں کو بھیجا جو انہیں ہدایت کی راہ دکھائیں اور ان کے لئے ان کا دین واضح کریں۔

۲- بندہ کے ایمان اور اس کے عقیدہ کی درستگی

۳- اس نعمت پر اللہ تعالی کا شکر

۴- رسولوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سے محبت ان کی تعظیم اور ان کے لائق ان کی تعریف۔

مشق

۱- محمد ﷺ پر ایمان کن باتوں کو شامل ہے؟

۲- محمد رسول اللہ کی شہادت کا تقاضا کیا ہے؟

۳- ایسی دلیل بیان کرو جس سے ہمارے نبی محمد ﷺ کی فضیلت واضح ہوتی ہے

۴- ہمارے نبی محمد ﷺ کے معجزات میں سے پانچ کا ذکر کرو

۵- رسولوں (علیھم الصلوٰۃ والسلام) پر ایمان کے فوائد کیا ہیں؟

پانچواں رکن : آخرت پر ایمان

۱- یوم آخر سے مراد:

یوم آخر قیامت کا دن ہے جس میں لوگ حساب اور بدلہ کے لئے دوبارہ اٹھائے جائیں گے، اس کا نام یوم آخر اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس کے بعد کوئی اور دن نہیں ہے، جب اہل جنت اپنی منزلوں میں اور اہل جہنم اپنی جگہوں میں قیام کریں گے۔

۲- یوم آخر پر ایمان کے معنی:

یوم آخر پر ایمان قرآن وسنت میں وارد ان تمام باتوں کی قطعی تصدیق کو کہتے ہیں جن کا تعلق موت کے بعد کے احوال سے ہے جیسے قبر کی آزمائش اس کا عذاب اور اس کی آسائش، بعث وحشر، حوض، صحف (اعمال نامہ)، حساب ومیزان، صراط وشفاعت اور جنت وجہنم وغیرہ۔

مومنین کے وصف میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۔ (البقرة:۴)

اور آخرت کا وہ یقین رکھتے ہیں۔

نیز فرمایا:

اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۔ (النساء:۸۷)

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ تم کو ضرور قیامت کے دن اکٹھا کرے گا، اس میں کچھ شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے۔

۳۔ قبر کی آزمائش:

قبر کی آزمائش سے مراد انسان سے اس کی موت کے بعد اس کے رب، اس کے دین اور اس کے نبی کے متعلق دونوں فرشتوں کا سوال کرنا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو اس قول ثابت کے ساتھ ثابت قدمی عطا فرمائے گا تو مومن کہے گا: "ربی اللہ" میرا رب اللہ ہے اور "دینی الاسلام" میرا دین اسلام ہے، اور "نبیی محمد ﷺ" میرے نبی محمد ﷺ ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کردے گا تو کافر اور شک کرنے والا کہے گا: ھاہ ھاہ لاادری، سمعت الناس یقولون شیئا فقلتہ، افسوس افسوس میں نہیں جانتا، لوگوں کو سنا کہ وہ کچھ کہتے ہیں تو میں نے بھی کہہ دیا تھا، جیسا کہ یہ صحیح احادیث میں مذکور ہے جن میں سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان العبد إذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه ۔ حتی إنه لیسمع قرع نعالهم ۔ أتاه ملكان فیقعدانه فیقولان ما كنت تقول فی هذا الرجل ۔ لمحمد ﷺ۔ فأما المؤمن فیقول أشهد أنه عبد الله ورسوله فیقال انظر إلی مقعدك من النار فقد أبدلك الله به مقعدا فی الجنة، قال رسول الله ﷺ فیراهما جمیعا — یعنی المقعدین — واما المنافق والكافر فیقال له ما كنت تقول فی هذا الرجل؟ فیقول: لا أدری كنت أقول ما یقول الناس، فیقال لا دریت ولا تلیت، ثم یضرب بمطراق من حدید ضربة بین أذنیه، فیصیح صیحة فیسمعها من یلیه غیر الثقلین ۔ (بخاری: ۱۰۲/۲، مسلم: ۴/۲۲۰۰-۲۲۰۱)

بندہ جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اسے چھوڑ کر اس کے ساتھی واپس جانے لگتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں پھر کہتے ہیں تم اس آدمی -محمد ﷺ- کے متعلق کیا کہتے تھے، مومن کہے گا میں شہادت دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، تو اس سے کہا جائے گا جہنم میں اپنا مقام دیکھ اللہ نے اس کے بدلے جنت میں تمہیں جگہ دی ہے رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا دونوں جگہوں کو دیکھے گا، اور منافق و کافر سے کہا جائے گا تم اس آدمی کے متعلق کیا کہتے تھے وہ کہے گا میں نہیں جانتا، جو لوگ کہتے تھے وہی میں کہتا تھا تو کہا جائے گا تو نے نہ خود سمجھا اور نہ قرآن پڑھا پھر لوہے کے ہتھوڑے سے اس کے دونوں کانوں کے درمیان مارا جائے گا جس سے وہ زور کی چیخ مارے گا جسے انسان اور جن کے سوا اس کے قریب کی سب مخلوق سنے گی۔

۴۔ قبر کی نعمتیں اور اس کا عذاب

جو شخص بھی مرجاتا ہے اسے بطور جزا قبر کی نعمت یا اس کا عذاب پہونچتا ہے خواہ قبر میں دفن کیا جائے یا دفن نہ کیا جائے۔

عذاب قبر کی دلیل نماز کے آخر میں نبی ﷺ کی یہ دعا ہے:

اللهم إني اعوذبك من عذاب جهنم واعوذبك من عذاب القبر وأعوذبك من فتنة المحيا والممات واعوذبك من فتنة المسيح الدجال۔ (مسلم: ۱/۴۱۲)

اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اور قبر کی نعمت کی دلیل مومن کے متعلق جب وہ اپنی قبر میں دونوں

فرشتوں کو جواب دے چکے گا رسول اللہ ﷺ کا یہ قول ہے:

ینادی مناد من السماء أن صدق عبدی فأفرشوه من الجنة والبسوه من الجنة، وافتحوا له بابا إلى الجنة، فیاتیه من روحها وطیبها، ویفسح له فی قبره مد بصره۔
(احمد وغیرہ:۴/ ۲۸۷)

آسمان سے ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت کا فرش بچھا دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو، پس اس کے پاس جنت کی ہوا اور اس کی خوشبو آئے گی اور اس کے لئے تا حد نظر قبر میں کشادگی کر دی جائے گی۔

مشق

۱- یوم آخر سے کیا مراد ہے؟

۲- یوم آخر پر ایمان کے کیا معنی ہیں؟

۳- قبر کے فتنہ سے کیا مراد ہے اور اس کی کیا دلیل ہے؟

۴- قبر کی آسائش اور اس کے عذاب کی دلیل بیان کرو؟

۵- بعث وحشر

بعث: یعنی صور میں دوبارہ پھونک کے بعد مردوں کا اپنی قبروں سے زندہ ہوکر نکلنا۔

حشر: یعنی حساب اور بدلہ کے لئے لوگوں کو موقف کی طرف لے جانا جانا، اللہ تعالی نے فرمایا:

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۔ (التغابن:۷)

کافر یہ گمان کرتے ہیں کہ مرنے کے بعد وہ پھر نہیں اٹھائے جائیں گے اے نبی کہو کیوں نہیں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا تھا سب کی تمہیں ضرور خبر کی جائے گی اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

یحشر الناس یوم القیامة حفاة عراة غرلا۔ (بخاری: ۷/۱۹۵، مسلم ۴/۲۱۹۴)

قیامت کے روز لوگ اکٹھا کئے جائیں گے ننگے پیر ننگے بدن بلا ختنہ۔

اور اس روز کوئی کسی کے بارے میں سوال نہیں کرے گا، بلکہ آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے

بھاگے گا، اس لئے کہ نفسی نفسی کا وقت ہوگا۔

محشر میں لوگوں کے احوال

محشر میں لوگ کئی قسم کے ہوں گے

کفار ذلت ورسوائی اورحسرت کی کیفیت میں ہوں گے ، ان میں سے ایک کہے گا:

وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا (النباء:۲۰)

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ سراب بن جائیں گے۔

نافرمان مومنین کو ان کے گناہوں کی مقدار سے بلاء ومشقت پہونچے گی ، لیکن متقی لوگوں کوفزع اکبر- بڑی گھبراہٹ-غم میں نہ ڈالے گی ،فرشتے بشارت کے ساتھ ان کا استقبال کریں گے، اللہ تعالی اپنے عرش کے سایہ میں ان کو جگہ دے گا اور اس دن کا خوف ان کے لئے ہلکا کر دیا جائے گا۔

جزاءوحساب:

جزاءوحساب سے مراد یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالی کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اوراس کے بھلے برے اعمال اس پر پیش کئے جائیں گے، اس سے حساب لیا جائے گا اوراسے ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ،مومن اپنے دائیں

ہاتھ میں اپنا نامۂ اعمال لے گا اور کافر کا ہاتھ موڑ دیا جائے گا اور وہ اپنا نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے اپنے بائیں ہاتھ میں لے گا، اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا، وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا، وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ، فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا، وَيَصْلَى سَعِيرًا۔ (سورة الانشقاق: ۷،۱۲)

پھر جس کو اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں ملے گا تو اس سے آسانی سے حساب لیا جائے گا اور وہ خوش خوش اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جائے گا، اور جس کو اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے بائیں ہاتھ میں ملے گا وہ موت کو پکارے گا اور جہنم میں داخل ہوگا۔

حوض

محشر کی سرزمین میں ہمارے نبی محمد ﷺ کا ایک حوض ہوگا جس سے آپ کی امت سیراب ہوگی، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا، شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوگا اور مسک سے زیادہ خوشبودار ہوگا، اس کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت ہوگی، جو اس سے پی لے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا جیسا کہ اس سے متعلق صحیح احادیث آئی ہیں:

أنا فرطكم على الحوض۔ (بخاری: ۷/۲۰۷، مسلم ۴/۱۸۰۰)

میں تم میں سب سے پہلے حوض پر جانے والا ہوں۔

میزان

میزان جس سے بندوں کے اچھے برے اعمال تولے جائیں گے مومن کا میزان بھاری ہوگا لہذا وہ جنت میں داخل ہوگا اور کافر کا میزان ہلکا ہوگا لہذا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِي عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ، وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَأُمُّهٗ هَاوِيَةٌ، وَمَا اَدْرٰكَ مَا هِيَهْ، نَارٌ حَامِيَةٌ۔ (القارعۃ: ۶-۱۱)

پس جس کے نیک عمل کا وزن بھاری ہوگا اس کی زندگی آسائش کی ہوگی اور جس کے نیک عمل کا وزن ہلکا ہوگا اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا اور تجھے کیا معلوم ہاویہ کیا ہے، دہکتی آگ ہے۔

صراط

صراط جہنم کے اوپر بچھایا گیا ایک پل ہے جو تلوار سے زیادہ تیز ہے اور بال سے زیادہ باریک ہے، حدیث میں مذکور ہے:

ويضرب الصراط بين ظهري جهنم فأكون يومئذ أنا

وامتی أول من یجیزھا، ولا یتکلم یومئذ الا الرسل، ودعوی الرسل یومئذ ۔ اللھم سلم سلم ۔ (بخاری:۷/۲۰۵، مسلم:۱/۱۶۴، ۱۶۵)

جہنم کے اوپر پل صراط قائم کیا جائے گا میں اور میری امت سب سے پہلے اس سے گذریں گے، اس روز صرف رسول بات کریں گے، اس روز رسولوں کی دعا یہ ہوگی: اے اللہ سلامتی عطا کر، سلامتی عطا کر۔

دوسری روایت میں ہے:

یمر المؤمن علیھا کالطرف، والبرق وکالریح وکأجاوید الخیل والرکاب، فناج مسلم، وناج مخدوش، ومکدوس فی نار جھنم، حتی یمر آخرھم یسحب سحبا۔ (مسلم:۱/۱۶۹)

مومن اس پر گذریں گے پلک جھپکنے اور بجلی اور تیز آندھی، اور تیز رفتار گھوڑے اور اونٹ کی طرح، کوئی نجات پانے والا صحیح سالم ہوگا اور کوئی نجات پانے والا خراش زدہ ہوگا اور کوئی جہنم میں ڈھکیل دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کا آخری شخص گھسٹتے ہوئے گذرے گا۔

مشق

۱- بعث وحشر سے کیا مراد ہے؟

۲- یوم حشر کے بعض واقعات بیان کرو

۳- حشر میں لوگوں کے احوال کیا ہوں گے؟

۴- جزاء وحساب سے کیا مراد ہے؟

۵- اُ-حوض ب-صراط ہر ایک کے اوصاف بتاؤ

۶- لوگ صراط پر کس طرح گذریں گے؟

جنت اور جہنم

جنت اور جہنم حق ہیں، دونوں کے متعلق کوئی شبہ نہیں، دونوں مخلوق کا ابدی ٹھکانہ ہیں۔

جنت نعمتوں کا گھر ہے جسے اللہ نے مومنوں کے لئے تیار کیا ہے۔

اور جہنم عذاب کا گھر ہے جسے اللہ نے کافروں کے لئے تیار کیا ہے۔

مومنوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۔ (البقرۃ:۲۵)

اور ان لوگوں کو بشارت دے دو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے یہ کہ ان کے لئے جنت کے باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہتی ہیں۔

اور کافروں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاتَّقُوْا النَّارَ الَّتِيْ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ ۔ (آل عمران:۱۳۱)

اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

وہ اب بھی موجود ہیں اور کبھی فنا نہ ہوں گی۔

اور جنت میں ایسی نعمتیں ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل پر اس کا کھٹکا گذرا ہے، اور جہنم میں ایسا عذاب اور سزا ہے جس کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

مشق

۱- جنت نعمتوں کا گھر ہے جسے اللہ نے متقیوں کے لئے تیار کیا ہے، اس کی دلیل بیان کرو

۲- جہنم عذاب کا گھر ہے جسے اللہ نے کافروں کے لئے تیار کیا ہے اس کی دلیل بیان کرو

۳- کیا جنت و جہنم موجود ہیں اور فنا نہ ہوں گی؟ اپنے قول کی دلیل بیان کرو

۴- یوم آخر پر ایمان کے کیا فوائد ہیں؟

چھٹا رکن : تقدیر پر ایمان

تقدیر پر ایمان کے معنی:

قطعی اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالی ہر چیز کا خالق، اس کا رب اور اس کا مالک ہے، اور اللہ تعالی نے ہی مقدر کی بھلائی و برائی شیریں و تلخ کا اندازہ مقرر فرمایا، وہی ہے جس نے گمراہی اور ہدایت، اور بدبختی اور نیک بختی کو پیدا فرمایا، اجل اور روزیاں سب اللہ سبحانہ وتعالی ہی کے ہاتھ میں ہیں، اللہ عزوجل نے فرمایا:

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۔ (القمر:۴۹)

ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

تقدیر پر ایمان کے مراتب

تقدیر کے چار مراتب پر ایمان لانا واجب ہے جو یہ ہیں:

۱- اللہ کا ہر چیز کو شامل و محیط علم

۲- لوح محفوظ میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب کا لکھنا،

دونوں مراتب کی دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے:

اَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذٰلِكَ فِي

كِتَابٍ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيْرٌ ۔ (الحج:۷۰)

کیا تجھے معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے سب اللہ جانتا ہے بیشک سب ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے، یقیناً یہ اللہ پر آسان ہے۔

۳- اللہ تعالیٰ کی نافذ مشیت، پس کوئی چیز اللہ سبحانہ کی مشیت کے بغیر نہیں ہوسکتی، جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

وَمَا تَشَاؤُنَ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ۔ (التکویر:۲۹)

اور تم کچھ چاہ نہیں سکتے جب تک اللہ نہ چاہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔

۴- اللہ کا کل مخلوقات کو پیدا کرنا، جیسا کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا:

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۔ (الزمر:۶۲)

اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔

تقدیر پر ایمان کے فوائد

تقدیر پر ایمان کے بہت فوائد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱- عمل، اور دوڑ دھوپ پر ابھارنا

۲- اللہ پر اعتماد اور اسباب اختیار کرنے کے موقع پر اس سے استعانت

۳- کینہ، حسد، کبر وغرور اور اضطراب و بے قراری کا خاتمہ

مشق

۱- تقدیر پر ایمان کے کیا معنی ہیں؟
۲- تقدیر پر ایمان کی کیا دلیل ہے؟
۳- تقدیر کے چاروں مراتب کا ذکر کرو اور ہر درجہ کی دلیل بیان کرو
۴- تقدیر پر ایمان کے کیا فوائد ہیں؟

فہرست

عرض ناشر ۳
مقدمہ ۹
عام مقاصد ۱۳
ہدایات ۱۵
توحید کی حقیقت ۱۷
توحید اور عقیدہ کی تعریف ۱۷
صحیح عقیدہ کی اہمیت اور اس کی ضرورت ۱۷
نوع انسانی کی اصل توحید ہے ۱۸
صحیح عقیدہ کا مآخذ ۱۹
مشق ۲۰
ایمان کے ارکان ۲۱
ایمان سے مراد ۲۱
ایمان کے چھ ارکان اور ان کی دلیل ۲۲
مشق ۲۳
پہلا رکن اللہ پر ایمان ۲۴

اللہ پر ایمان کے معنی	۲۴
توحید ربوبیت کی تعریف	۲۴
اللہ نے لوگوں کو توحید پر پیدا کیا	۲۵
مشرکین کا توحید ربوبیت کا اقرار	۲۶
مشق	۲۶
توحید الوہیت کی تعریف	۲۸
انسان اور جن کی پیدائش کی حکمت	۲۸
توحید الوہیت کی اہمیت	۲۸
کلمۂ توحید لا اِلٰہ اِلا اللہ	۲۹
اس کے معنی	۲۹
اس کے دو رکن ہیں	۲۹
اس کے شروط	۳۰
اس کا درجہ	۳۰
مشق	۳۱
توحید اسماء وصفات	۳۲
توحید اسماء وصفات سے مراد اور اس کے دلائل	۳۲
اللہ تعالیٰ کی صفات کے معانی اور ان کی کیفیات میں فرق	۳۳
اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا ذکر	۳۴

اللہ تعالی کے بہترین نام	۳۴
اللہ کے ناموں اور صفات پر ایمان لانے کا اثر	۳۵
مشق	۳۵
عبادت	۳۷
اس کی تعریف	۳۷
عمل کی قبولیت کے شروط	۳۸
صرف ایک اللہ کی عبادت واجب ہے	۳۸
مشق	۳۹
عبادت کے بعض اقسام	۴۰
۱- دعا	۴۰
مخلوق سے فریاد کرنا کب جائز ہے؟	۴۱
۲-خوف	۴۲
۳-امید (رجاء)	۴۳
خوف اور امید کو جمع کرنا	۴۴
مشق	۴۵
۴- محبت	۴۶
بندے کی اپنے رب سے محبت کی علامت	۴۷
اللہ تعالی کی محبت حاصل کرنے کے اسباب	۴۷

۵- توکل	۴۷
اسباب کو اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں	۴۸
۶- ذبح	۴۸
مشق	۴۹
دوسرا رکن فرشتوں پر ایمان	۵۰
ملائکہ سے مراد	۵۰
فرشتوں کی صفات	۵۱
فرشتوں کے فرائض منصبی	۵۱
ملائکہ پر ایمان کے فوائد	۵۲
مشق	۵۲
تیسرا رکن اللہ کی نازل کی ہوئی کتابوں پر ایمان	۵۴
کتابوں اور ان پر ایمان سے مراد	۵۴
کتابوں کی تعداد اور ان کے نام	۵۴
سابقہ کتابوں میں تحریف	۵۵
قرآن کریم پر ایمان	۵۶
کتابون پر ایمان کے فوائد	۵۷
مشق	۵۸
چوتھا رکن رسولوں پر ایمان	۵۹

رسول اور نبی کی تعریف	۵۹
رسولوں پر ایمان	۵۹
رسالت انتخاب ہے	۶۰
ان کی تعداد اور ان کے نام	۶۱
رسولوں کی رسالت کا موضوع	۶۱
رسولوں سے متعلق ہمارا فریضہ	۶۲
مشق	۶۲
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان	۶۴
محمد رسول اللہ کی شہادت کا تقاضا	۶۵
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور آپ کے بعض معجزات کا بیان	۶۵
رسولوں پر ایمان کے فوائد	۶۶
مشق	۶۶
پانچواں رکن آخرت پر ایمان	۶۸
یوم آخر سے مراد	۶۸
یوم آخر پر ایمان کے معنی	۶۸
قبر کی آزمائش	۶۹
قبر کی نعمتیں اور اس کا عذاب	۷۱
مشق	۷۲

بعث وحشر	۷۳
محشر میں لوگوں کے احوال	۷۴
جزاء وحساب	۷۴
حوض	۷۵
میزان	۷۶
صراط	۷۶
مشق	۷۷
جنت اور جہنم	۷۸
مشق	۷۹
چھٹا رکن تقدیر پر ایمان	۸۰
تقدیر پر ایمان کے معنی	۸۰
تقدیر پر ایمان کے مراتب	۸۰
تقدیر پر ایمان کے فوائد	۸۱
مشق	۸۲
فہرست	۸۳



